سوال

(639)ایک عورت جس کی اولادایک بیٹی ہے جائیدادکی تقسیم کے وقت الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت جس کی اولادایک بیٹی ہے جائیدادکی تقسیم کے وقت اس عورت نے اپنی بہن کی اولادجوکہ چار بیٹیوں پر مشتمل ہے ۔ اُن کو بھی اس جائیدادمیں برابر کا حصہ داربنایااوران کے نام اپنی جائیدادہبہ کی۔

اس واقعہ کوسات سال گزرچکے ہیں ۔ اب وہ عورت اپنی بہن کی بیٹیوں سے ہبہ کی ہوئی جائیدادواپس لیناچاہتی ہے ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کیاوہ عورت یہ ہبہ واپس لے سکتی ہے یانہیں ؟ یادرہے کہ اس ہبہ کرنے والی عورت کے تایاکے دولڑکے بھی حیات ہیں اوراس کی پھوپھی مع اولادزندہ ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب وسنت کے موافق ہبہ میں صرف والداپنی اولادکوہبہ کی ہوئی چیزواپس لے سکتا ہے ۔ والد کے علاوہ کوئی بھی کسی کوہبہ کی ہوئی چیزواپس نہیں لے سکتا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((لَایَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ یُّعْطِیَ الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْهَا اِلَّاالْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ))(رواه احمد والأربعة، وصححه الترمذی، وابن حبان والحاکم)1[’’کسی مسلم مرد کےلیے حلال نہیں کہ عطیہ دے کرواپس لے سوائے والد کے کہ وہ اپنی اولاد کودیےگئے عطیہ کوواپس لے سکتا ہے ۔‘‘] صحیح بخاری میں ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمفرماتے ہیں : ((لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْئِ اَلَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَقِیْئُ، ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِهٖ))2[’’ہمارےلیے اس سے بری مثال اورکوئی نہیں کہ جوشخص اپنے ہبہ کودے کرواپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے جوخودہی قے کرتا ہے اورپھراپنی قے کوکھاجاتا ہے ۔‘‘]

کتاب وسنت کے مخالف ہبہ میں ہبہ کی ہوئی چیزکوواپس لیناضروری ہے کیونکہ کتاب وسنت کی مخالفت معصیت وگناہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ } [النسائ :۱۴][’’اورجوشخص اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے اوراس کی حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گاایسوں ہی کےلیے رسواکن عذاب ہے ۔‘‘] صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے : ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ : اِنِّیْ نَحَلْتُ 1 اِبْنِیْ هٰذَا غُلَامًا کَانَ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَ؟ فَقَالَ : لَا : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : فَارْجِعْهُ))[’’سیدنانعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ کے باپ آپ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کرآئے اورکہاکہ میں نےاپنےبیٹےکوغلام عطیہ دیاہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے پوچھاکیاتم نےاپنی تمام اولادکواتناہی دیاہے ؟ انہوں نے کہانہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھرتوواپس لے لے ۔ اللہ سے ڈرواوراپنی اولادمیں انصاف کرو۔‘‘]

صورتِ مسئولہ والاہبہ کتاب وسنت کے مخالف ہے کیونکہ قران مجید میں ہے : {لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآئِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ کَثُرَ

1 ابوداوَد کتاب الھبۃ   باب الرجوع فی الھبۃ۔ نسائی کتاب الھبۃ   باب رجوع الوالد فیما یعطی ولدہ۔ ترمذی   ابواب الولاء والھبۃ   باب ماجاء فی کراھیۃ الرجوع فی البھۃ

2 بخاری کتاب الھبۃ وفضلھا والتحرض علیھا   باب لایحل لأحدان یرجع فی ھبتۃ وصدقتہ

3 صحیح بخاری کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا   باب الاشھاد فی الھبۃ

نَصِيبًا مَّفْرُوضًاo } [النسائ :۷][’’ماں باپ اور اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔ ‘‘] اور کتاب وسنت کی رو سے صورت مذکورہ میں ہبہ کرنے والی عورت کی جائیداد میں سے اس کی وفات کے بعد نصف

اس کی بیٹی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ } [النسائ : ۱۱][’اور اگر ایک ہی لڑکی ہے تو اس کے لیے آدھا ہے۔ ‘‘] اور نصف

اس کی بہن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ } [النسائ :۱۷۶][’’اور اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے۔ ‘‘] جبکہ صورت مسئولہ میں بذریعہ ہبہ بہن کو بالکل ہی محروم کر دیا گیا ہے اور بیٹی کے نصف

کو پانچواں حصہ دے کر کم کر دیا گیا ہے حالانکہ قرآن مجید کی رو سے بہن اور بیٹی کے حصے ’’نصیب مفروض ‘‘ فرض ہیں۔ ہاں یہ عورت اپنی جائیداد کے تیسرے حصے یا اس سے بھی کم حصے کو اپنی بھانجیو ںکو ہبہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) اور حدیث سعد بن ابی وقاص ((قَالَ نَعَم وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)) سے ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۲۶   ۳   ۱۴۲۴ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص532

محدث فتویٰ